© rasailojaraid.com

نصاب تعلیم میں تبدیلی کی تائید کے سلسلہ میں وفاقی وزیر تعلیم کا بیان غلط ہے

(پریس ریلیز) اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان کے رابطہ سیکرٹری اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد حنیف جالندھری نے وفاقی وزیر تعلیم زبیدہ جلال کے اس بیان کو بے بنیاد اور خلاف واقعات قرار دیا ہے جس میں انہوں نے کہا تھا کہ نصاب میں جو تبدیلیاں کی گئیں ہیں ان میں تمام وفاقوں کے نمائندے مولانا محمد حنیف جالندھری کی تائید حاصل ہے۔ مولانا نے کہا کہ میں گزشتہ ڈیڑھ ماہ سے غیر ملکی تبلیغی دورے پر تھا میری عدم موجودگی میں ملک میں نصاب تعلیم میں تبدیلی کا تنازعہ کھڑا ہوا حکومت کی طرف سے مختلف نصابی کتابوں میں جو تبدیلیاں کی گئیں ملک کے تمام دینی وعلمی حلقوں نے انہیں ایک اسلامی نظریاتی ریاست کے بنیادی مقاصد کے خلاف ہونے کی وجہ سے مسترد کر دیا۔ وفاقی وزیر تعلیم نے حکومتی پالیسی کا دفاع کرتے ہوئے خلاف واقعہ یہ تاثر دینے کی کوشش کی کہ ان تبدیلیوں کو دینی حلقوں کی حمایت حاصل ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ کچھ عرصہ قبل شمالی علاقہ جات کے ایک فرقہ کے بعض متشدد افراد نے ساتویں سے بارہویں جماعت تک کی اسلامیات کی کتاب میں اپنے عقائد کے مطابق تبدیلیوں کا مطالبہ کیا تھا اس سلسلہ میں وفاقی وزارت تعلیم نے 7 جولائی 2003ء کو ایک اجلاس میں پانچوں وفاقوں کے تین تین نمائندوں کو مجوزہ تبدیلیوں پر غور وخوض کی دعوت دی تھی۔ اس اجلاس میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی طرف سے میرے علاوہ مولانا محمد اکرم کاشمیری (جامعہ اشرفیہ لاہور) ڈاکٹر سیف الرحمٰن (حیدر آباد) تنظیم المدارس پاکستان کی طرف سے مولانا ڈاکٹر سرفراز نعیمی، مولانا محمد صدیق ہزاروی، مولانا محمد اسحاق ظفر، وفاق المدارس السّلفیہ کی طرف سے مولانا محمد یونس بٹ، حافظ عبدالرشید اور رابطۃ المدارس پاکستان کی طرف سے مولانا عبدالجلیل، ڈاکٹر عطاء الرحمٰن، مولانا عنایت الرحمٰن اور وفاق المدارس الشیعہ کی طرف سے مولانا محمد افضل حیدری، مولانا محمد شفا نجفی اور علامہ رضی جعفر نقوی نے شرکت کی۔ شرکاء اجلاس کی اکثریت نے یہ کہا کہ پاکستان اہلسنت والجماعت کی کثیر آبادی پر مشتمل ایک نظریاتی ریاست ہے۔ کسی اقلیت کو بلا جواز احتجاجی مہم کے ذریعے اپنے عقائد اکثریت پر مسلط کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ چنانچہ یہ اجلاس کسی قطعی فیصلے پر پہنچے بغیر ختم ہوگیا۔ اس اجلاس کے کچھ عرصہ بعد 4,3 ستمبر 2003ء کو وفاقی سیکرٹری تعلیم نے اچانک مختصر نوٹس پر اسلام آباد میں تمام وفاقوں کے نمائندہ حضرات کو مجوزہ تبدیلیوں پر مشاورت اور منظوری کیلئے دعوت دی۔ جس کے جواب میں ہم نے کہا کہ اسلامیات کے نصاب میں تبدیلی ایک اہم حساس مسئلہ ہے۔ جب تک وہ ترامیم زیر بحث نہ آئیں اور ہم اپنی مجالس شوریٰ سے حتمی مشاورت نہ کرلیں ان کی منظوری نہیں دی جاسکتی۔ چنانچہ ہم نے اجلاس کا بائیکاٹ کیا اور اس کی اطلاع بذریعہ فون، فیکس و عام ڈاک متعلقہ حکام کو کی گئی۔ اس کے بعد حکومت نے یکطرفہ طور پر کاروائی کرتے ہوئے نصاب میں مختلف تبدیلیاں کیں۔ یہ تمام باتیں ریکارڈ پر ہیں لیکن وفاقی وزیر تعلیم نے دینی حلقوں کو بدنام کرنے کیلئے الزام تراشیوں کا سلسلہ شروع کیا ہوا ہے۔ مولانا نے کہا اگر بیگم زبیدہ جلال کا موقف صداقت پر مبنی ہے تو وہ اس تحریر کو قوم کے سامنے پیش کریں جس میں نصاب میں تبدیلیوں کی تائید کی گئی ہو۔

جبکہ صحیح صورتحال یہ ہے کہ 7 جولائی 2003ء کے اجلاس میں اسلامیات (لازمی) از ہفتم تا دوازدہم کی جن کتب پر غور وخوض کیا گیا تھا وہ تاحال زیر غور ہیں۔ نہ ہی تو ان کو قطعی اور حتمی شکل دی گئی ہے اور نہ ہی یہ کتب طبع ہوئی ہیں اور نہ ہی ملک میں رائج و نافذ۔ اور جو تبدیل شدہ "نصاب تعلیم" حکومت نے نافذ کیا ہے اس پر ہمارے ساتھ بالکل مشاورت نہیں کی گئی۔

انہوں نے کہا کہ وزارت کے اہم منصب پر فائز ایک شخصیت کی اس قدر غلط بیانی اور خیانت قابل افسوس ہے۔ جس کے بعد ہم یہ سوچنے پر مجبور ہیں کہ کیوں نہ آئندہ اس طرح کے حکومتی اجلاسوں کا مستقل طور پر بائیکاٹ کر دیا جائے۔ مولانا نے کہا کہ مغرب بالخصوص امریکہ کے ایماء پر نصاب تعلیم میں جو تبدیلیاں لائی جارہی ہیں وہ ملک کو اس کی نظریاتی خطوط سے ہٹ کر سیکولر راہ پر ڈالنے کی کوشش ہے جس کا پوری شدت سے دفاع کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ اس سلسلہ میں عنقریب ملک کے دینی مدارس کے تمام "وفاقوں" کی نمائندہ تنظیم "اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان" کا ہنگامی اجلاس طلب کیا جارہا ہے جس میں نصاب میں مجوزہ تبدیلیوں کے اخراج کیلئے متفقہ لائحہ عمل کا اعلان کیا جائے گا۔

13/05/2004

© rasailojaraid.com